سُوْىَ قُابِنَى السِر آئيل/الإِسْرَاء كَى تَفْسِر 16 -15 (Ayaat 36- 52): Day 16 مُوْمَ قُبِنَى السِر آئيل/الإِسْرَاء كَى تَفْسِر وَإِذَا قَرَاْتَ الْقُرُانَ جَعَلْنَا بَيْنَا الَّذِيْنَ اللَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْلْخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْمً أَ

قر آن پڑھتے ہو تو ہم تمہارے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے در میان ایک پر دہ حاکل کر دیتے ہیں ۔

ایک کیفیت کیاہے اس آیت کی کہ اللہ تعالی ایک نہ نظر آنے والا، چھپاہو اپر دان چھیں کر دیتے ہیں۔ اور دوسری بات، یہ آیت اواسے شروع ہور ہی ہے اس لئے اس کا تعلق پیچھے والی آیتوں سے ہیں۔ اور دوسری بات، یہ آیت اواسے شروع ہور ہی ہے۔ سے۔

وَّ جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمُ اَكِنَّةً اَنْ يَّفُقَهُوْ هُ وَفِي اَذَاهِمُ وَقُرًا وَإِذَا ذَكُرُتَ مَ بَيك فِي الْقُرُ انِ وَحُدَهُ وَلَوَا عَلَى الْحَالَةِ وَمُوا الْحَدَى اللّهُ الل

قَجَعَلْنَاعَلَی قُلُوبِهِمُ اَکِنَّةً اَنْ یَّفَقَهُوْ اُور ڈال دیتے ہیں ان کے دلوں پر پر دہ، تا کہ وہ اسے سمجھ نہ سکیں۔وَفِی اَذَا نِهِمُ وَقُوا اور ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیتے ہیں۔ گیرانی پیدا کر دیتے ہیں۔ہوتا کیا ہے پھر ان ساری چیزوں کا اثر؟ وَاِذَا ذَکَرُتَ مَ بَّلَا فَي الْقُرُ اٰنِ وَحُدَهُ وَلَو اعْلَى اَذَبَامِ هِمُ نَفُومًا۔اور جب آپ نظرت کر کرتے ہیں صرف اپنے رب کا قران پاک میں تووہ پیٹے پھیر کر بھاگ جاتے ہیں، نفرت کرتے ہوئے۔اللہ تعالی نے ان ساری باتوں کا ذکر ہم سے کیوں کیا۔ خاص حساب سے ہیں یہ باتیں، یہ سب بھی تر تیب کے ساتھ ہے اس کا ذکر اگلی آئیوں میں آر ہاہے۔

نَحُنُ اَعُلَمُ عِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهِ إِذْ يَسْتَمِعُوْنَ النَّاكُ وَاذَهُمُ نَجُواَى الْظَلِمُونَ الطَّلِمُونَ الْآبَعُونَ اللَّهُ الْآبَعُ اللَّهُ الْآبَعُونَ اللَّهُ الْآبَعُونَ اللَّهُ الْآبَعُونَ اللَّهُ الْآبَعُ اللَّهُ الْآبَعُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْآبَعُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّ

اور ان کی گمر اہی پر ہونے کا عملی ثبوت کیاہے ان کا پیہ جملہ۔

وَقَالُوۡۤاءَاوۡالۡتُقَاعِظَامۡاۤوَّوُوۡاَقَاءَانَّا مَٰتُوۡعُوۡتُوۡنَ حَلۡقَاجِدِیۡدًا ﴿٣٩﴾ وہ کہتے ہیں "جب ہم صرف ہڈیاں اور خاک ہو کررہ جائیں گے ۔ "
وَقَالُوۡۤا۔ اور انہوں نے کہا۔ عَاذَا کُتّاعِظَامۡاۤ وَّرُفَاقًا ءَانَّا لَمَبۡعُوۡتُوۡنَ حَلۡقَاجَدِیۡدًا جب انسان کی وَقَالُوۡۤا۔ اور انہوں نے کہا۔ عَاذَا کُتّاعِظَامَاۤ وَرُفَاقًا ءَانَّا لَمَبۡعُوۡتُوۡنَ حَلۡقَاجِدِیۡدًا جب انسان کی آئے کھوں پر پر دے دل پر ہو جھ، اور جب بیہ ساری کیفیت ہو جاتی ہیں جس کا تذکرہ چھلے آیتوں میں ہے تو پھر وہ آخرت کا انکار کر دیتا ہے۔ مرنے کے بعد جینا اس کو مشکل لگتا ہے۔ تو انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ جب ہم مرکر ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ تو کیا ہمیں پھر دوبارہ اٹھایا جائے گا از سرنو؟ کتنی مشکل بات ہے۔ یہ کیے ممکن ہے۔ پھر اس کا جو اب دیا گیا۔ از سرنو؟ کتنی مشکل بات ہے۔ یہ کیے ممکن ہے۔ پھر اس کا جو اب دیا گیا۔ قُلْ کُونُوْا حِجَاءَۃً اَوْ حَدِیْدًا اُس ہُ کہ وَاوَا

قُلْ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماد بجئے، ایسے گستاخ لوگوں کو، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر باتیں بناتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ملا، اس ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں۔ جو پیغام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ملا، اس کا انکار کرتے ہوئے۔ آخرت کے عقیدے کے منکر ہو گئے۔ توان سے کہہ دیں۔ گؤنوُ احِجَاءَ قَالُو حَدِیْدًا۔ ہاں خواہ تم پتھر بن جاؤ یالوہا ہی بن جاؤ۔

اَوْ حَلْقًا الْمِمَّا يَكُبُرُ فِي صُدُوبِ كُمْ فَسَيَقُولُونَ مَنْ يُعِيَدُنَا قُلِ النَّذِي فَطَرَكُمُ اَوَّلَ مَرَّ فِي فَسَيْنُغِضُونَ النَيكَ اللَّذِي فَطَرَكُمُ اَوَّلَ مَرَّ فِي ضَيْنُغِضُونَ النَيكَ مُ وُسَهُمُ وَيَقُولُونَ مَنِى هُو قُلُ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَرِيْبًا ﴿ ٥١﴾ ياس سے بھی زيادہ سخت كوئى چيز جو تمہارے ذہن میں قبول حیات سے بعید تر ہو "(پھر بھی تم اٹھ کرر ہوگے)وہ ضرور یو چھیں گے "کون ہے وہ جو ہمیں پھرزندگی کی طرف پلٹا کرلائے گا؟"جواب میں کہو"وہی جس نے پہلی ہارتم کو پیدا کیا" وہ سر ہلا ہلا کر یو چھیں گے "اچھا، توبہ ہو گاکب؟"تم کہو" کیاعجب،وہ وقت قریب ہی آلگاہو ﴿ا۵﴾ آؤ حَلْقًا لِمِمَّا يَكُبُرُ فِي صُدُوبِ كُمُ ۔ يااس سے بھی بڑی کوئی مخلوق بن جاؤ۔جس کا تمہارے دلوں میں خیال آتاہے، ہمارے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔فَسَیقُوْلُوْنَ مَنْ یُعِیْدُنْا۔ پھروہ کہیں گے اچھا پھر کون ہمیں دوبارہ زندہ کرے گا؟ آپ مَتَّاتِیْتُم ان کو بتادیں۔ قُلِ الَّذِی فَطَرَکُمُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَ تَهْہیں بیشک وہی پیدا کرے گاجس نے پہلی بارپیدا کیا۔ آپ کی پہ بات سن کران کی حالت کیاہو گی؛ فَسَیْنُغِضُونَ اِلْيَكَ مُاءُوْسَهُمُ لِي إِن وه آپ كى طرف جيرت سے ديكھ كر سروں كو جنبش ديں گے۔ سر كو ہلائيں گے۔ پھر چاروناچاران کومانناپڑے گا۔ انکار کریں بھی توکس طرح انکار کریں۔اور کوئی صورت ہے ہی نہیں کہ وہ اپنے آپ کو اس سے دور کریں۔اللہ تعالی فرماتے ہیں پھر کھسیانے ہو کر کیا یو چھیں گے۔ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هُوَ۔ اچھا بتاؤ کچر ایساکب ہو گا؟ لیعنی یہ تومان گئے کہ ایساہو گا۔ اب یہ یوچھ رہے

ہیں کہ ایساہو گاکب؟ تو کہہ دیجئے؛ کیا؟ قُلْ عَلَی اَنْ یَکُوْنَ قَرِیْبًا امید ہے کہ یہ وقت بہت قریب ہیں آچکاہو۔ کیاہو گااس دن؟ اس کا تذکرہ پھر آخری آیت میں ہے۔

یؤہ یَانُ عُوْ کُھُ فَتَسْتَجِیْبُونَ بِحَمْدِہ وَتَظُنُّوْنَ إِنْ لَیِّنْتُمْ اِلْاَقَلِیْلاَ ﴿ ٥٢﴾ جسروزوہ تہہیں پکارے گؤہ یَانُ عُو کُھُ فَتَسْتَجِیْبُونَ بِحَمْدِہ وَتَظُنُّوْنَ إِنْ لَیِّنْتُمْ اِلْاَقَلِیْلاَ اِللّٰ اَوْ تَے اور تمہارا گمان اُس وقت یہ ہوگا گاتو تم اس کی حمد کرتے ہوئے اس کی پکارے جو اب میں نکل آؤگے اور تمہارا گمان اُس وقت یہ ہوگا کہ ہم بس تھوڑی دیر ہی اِس حالت میں پڑے رہے ہیں "﴿ ٥٢﴾

یوَم یَا مُوْ کُوْ کُوْ فَدَّسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِ اِلله اس دن اویاد کروجب تمهیں اللہ بلائے گا(ہم بھی یاد کریں) ہوگا

کیاتم اس دن اسکی حمد کرتے ہوئے جو اب دوگے۔ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لِیَّنْتُمْ اِللّا بَالِی وہ بات پوری ہوتی ہے

رہے ہوگے کہ تم نہیں تھہر انے گئے دنیا میں گر تھوڑے ساعر صہ۔ یہاں ہی وہ بات پوری ہوتی ہے
جس کا تذکرہ آیت نمبر 45 سے شروع ہوتا ہے۔ اصل میں یہ آیتیں الیی ہیں جس کو پڑھنے اور
پڑھانے والے کا دل ہی بند ہوجائے۔ قرآن پاک کوس کرجولوگوں کاریشن ہوتا ہے، جورسپانس
ہوتا ہے۔ اس کا تذکرہ ہے۔ اللہ کا کلام تو حید سے بھر اہوا ہے۔ یہ ایساکلام ہے جو انسان کے دل کی بند
کھڑ کیاں بھی کھول دیتا ہے، اور اس پر گئے کا لک کو بھی دھوڈ التا ہے۔ عمومالوگ اپنے معاشر ہے کہ رنگ ڈھنگ پر جیتے ہیں۔ اور ان کو وہی دین اچھا لگتا ہے جوروایات والا دین ہو۔ لہذ اجب بھی ان کے
سامنے جب قران پاک کھول کے رکھا جاتا ہے۔ توان کا حال کیا ہوتا ہے اسکو جس حد تک ممکن ہوسکے
اس کو چھٹلادو۔

یہ آیات جب نازل ہوئیں یا جس موضوع کے بارے میں نازل ہوئیں، اس کے بارے میں بہت ساری روایات ہمیں قر آن یاک میں ملتی ہیں۔سعید بن جبیر رضی اللّٰد عنہ فرماتے ہیں۔ جب قر آن یاک

میں سورۃ تبت پدا ابی لہب نازل ہوئی۔ توابولہب کی بیوی نبی یاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں گئی، غصے میں بھری ہوئی تھی۔اور حضرت ابو بکر^{ا ب}بھی مجلس میں موجو دیتھے۔اس کو دور سے آتا دیکھ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی الله تعالی عنه نے رسول الله صلی علیه وسلم سے فرمایا؛ که میر امشورہ ہے کہ آپ مَنَّا لَیْنَا مِیاں سے ہٹ جائیں۔ کیونکہ اس عورت کے تیور اچھے نہیں لگتے۔ کیونکہ یہ عورت اینے ہاتھ میں کوئی چیز لے کر آرہی تھی،جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مار ناچاہتی تھی۔جب ابو بكر صديق رضي اللّٰد انهول نے رسول الله صلى الله عليه وسلم كوبيه مشوره ديا آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایاغم نہ کرویہ مجھے دیکھ نہیں سکے گی۔جو نہی وہ آپ کے پاس آئی۔ حضرت ابو بکر صدیق سے کہنے لگی تمہاراسا تھی کد ھرہے؟ توحضرت ابو بکر صدیق نے حکمت سے اس طرح جواب دیا کہ، وہ سمجھ نہیں سکی آیاد ھر ہیں یا کد ھر ہیں۔ تو کہنے لگی تمہارے ساتھی نے میری اور میرے شوہر کی ہجف کی ہے۔ کیونکہ اس میں تواس کا نام لے کے کہا گیا تھا۔ تَبَّتُ یَدَ آ اَبِيْ لَهَبِ وِّتَبَّ مَا اَغُنی عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَسَيضَلَى نَامًا ذَاتَ لَهَبِوَّا مُرَاتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ فِي جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مِّسَدٍ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ كَها گیااور عربی میں اس کو چغل خور عورت کہتے ہیں۔ ادھر سے لکڑیاں لا کر،ادھر سے لکڑیاں لا کر چغل خوری سے آگ لگاتی۔ ابو بکر صدیق رضی تعالی عنہانے کہاوہ تو کوئی شعر نہیں کہتے۔ اور نہ ان کی عادت ہے کہ وہ کسی کا مذاق اڑائیں۔ کوئی بات ہوئی ہوگی تو وہی ہوگی جو قرآن میں آئی ہے۔ اور وہ غصے میں اور بھی بھری اور یہ کہتے ہوئے چلی گئی۔ تم بھی ان کی تصدیق کرنے والے میں سے ہو۔اور جب وہ چلی گئی توحضرت ابو بکر صدیق رضی تعالی عنہانے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یو چھا۔ اللہ کے نبي صَلَّالَيْهِ عِلَيْ كِيادِهِ آبِ كُونْهِينِ دِيكِيرِ سَكِي ؟ آبِ صَلَّالِيَّةً تَوْيِهِانِ بِيشِي شِيلِ اس كُوتُو نظر نهينِ آئِے۔ تو

اللّٰدے نبی صلی اللّٰدعلیہ وسلم نے فرمایا،ایک فرشتہ میرے اور اس کے پیج آگیا۔اور وہ مجھے نہیں دیکھ سکی۔اس آیت میں کتنے زبر دست انداز میں لو گوں کی نفسیات پیش کی گئی کہ جبان کو قر آن احیما نہیں لگتا۔ آپ کہیں گے کیا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کو قر آن اچھانہیں لگتا۔ بالکل ایسے ہوتے ہیں۔ مکہ والوں کو سوچیں توانہوں نے کئی خدابنائے ہوئے تھے۔ آج بھی دیکھ لیں جو کئی خداؤں کو یو ہے گا کیااس کوایک خدا کی بات اچھی لگے گی؟ جب وقت کے ساتھ لوگ کسی کو داتا کہنے والے، کسی کوغوث کہنے والے ،کسی کو کرنی والا کہتے ،کسی کو بگڑی بنانے والا کہتے ،جبان کوایک خدا کی طرف ہلا باجائے توان کو یہ دعوت عجیب لگتی ہے۔ ابولہب کی بیوی کی طرح وہ بھی قرآن یاک میں ایک اللّٰہ کا تذکرہ سننے کے بعد غصے میں آ جاتے ہیں۔ یہ وہ عورت تھی جس نے سب سے پہلے نبی پاک صلی الله علیه وسلم کانام بگاڑا تھا۔ ''مذمحہ فی مَا ''(نعوذ بالله) ہمارے در میان ایک مزمم آیا ہواہے، اس نے شعر میں بولا۔ محمد صَلَّا اللّٰیَا مُعَالِیِّ کا ایوزیٹ (نعوذ باللّٰہ)۔ جس کے ساتھ زیادہ مذمت کی گئی۔ ہم نے اس معاملے کا انکار کیا۔ ہم نہیں مانیں گے۔ شعر کہتے ہوئے۔اپنے گلے میں موٹی مالار کھتی تھی اس کا تذكره ہے قرآن ياك ميں، في جِيْدِهَا حَبُلٌ مِّنْ مِّسَدِ۔ اس كى گردن ميں مُنج كى رسى ہے۔ كہتى تھى اس مالا کو بیچ کر سارا پبیبه نبی یاک صلی الله علیه وسلم کی د شمنی پر لگادوں گی۔اتنااس کو غصه تھا۔ یہ واحد جوڑا ہے جس کانام لے کر قرآن مجید میں رسوا کیا گیاہے۔ تذکرہ ہر جگہ پر ملتاہے ابولہب کا،ابو جہل کا؛عبد اللہ بن اُبی کا،لیکن نام نہیں لیا گیا۔ کیوں کہ لو گوں کو اچھا نہیں لگتا۔ کیا آج یہ سوچ ہے۔ جب ہم کہتے ہیں لوگ قرآن یاک کو سمجھ کریڑھنے لگے ہیں تو ہمیں خوش ہونا چاہیے۔ یادر کھیں یہ آج کی نہیں اللہ کے نبی مَنَّالِیَّنِیْمِ کے دور سے لے کر آج تک حتنے بھی دور گزرے ہیں۔لو گوں نے

قر آن پاک کو تقدس کے لئے پڑھا۔اس سے فائدہ لینے کے لئے پڑھا۔اس سے مختلف فوائد جو ملتے ہیں وہ لئے۔ لیکن جب بھی اللہ کے کسی بندے نے قر آن یاک کو سمجھانے کے لئے لو گوں کے لئے عام کیا تواس کے اویر فتوے آئے۔ اپنی ہسٹری کو دیکھیں بر صغیریاک وہند میں تقریبا آج سے دواڑھائی سال پہلے وہ شخصیت جن کانام ہم بہت محبت اور پیار سے لیتے ہیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرآن یاک کا فارسی میں ترجمہ کیا تھا۔ آج بھی ان کے ترجمے موجو دہیں۔جس دور میں انہوں نے قر آن یاک کالفظی ترجمہ کیا۔ ان کے اوپر کفر کے فتوے رائج ہوئے۔ان کے اپنے دوستوں نے ان کو قتل کرنے کی کوشش کی۔لو گوں نے ان کے اوپر الزام لگایا کہ انہوں نے اللہ کے رازلو گوں میں عام کرنے کی کوشش کی ہے۔ سوچیں ذرا۔ لوگ بند قر آن یاعر بی کی زبان کونہ پڑھ سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں۔ ہاتھ پھیر پھیر کراس سے فائدہ لینا پیند کرتے ہیں۔ لیکن قرآن کویڑ ھنااور یڑھانالو گوں کوابیالگتاہے قرآن کی ہے ادبی ہو گئی ہے۔ کیونکہ اس کے لیے قرآن کوبار بار کھولنایڑ تا ہے۔ مجھی وضور ہتاہے مجھی وضو نہیں رہتا۔ مجھی آپ کو قر آن یاک پڑھتے ہوئے ساتھ کچھ اور بھی کر نایر تاہے۔ تووہ لوگ جنہوں نے نقلی نقدس کامعیار قائم کیا ہو تاہے۔وہ پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور سچی بات ہے جس کو ہمارے ہاں کہتے ہیں۔کسی کی دکھتی رگ پریاؤں رکھنا۔ بے شک ہمارے ہاں ایک اکثریت چاہے وہ اپنے آپ کو دیندار کہلائے۔جس نے اپنے آپ کوروایتی دیندارر کھا،اس کی زندگی میں کئی کمیاں ہوتی ہیں۔ توجب وہ قر آن کھولتے ہیں تو قر آن ان کو تازیانہ لگا تاہے، ان کو چوٹیں لگا تاہے۔ ہر چیز کے اندر رسموں پر قر آن کی کاٹ پڑتی ہے۔عقائد پر قر آن یاک کی چوٹ پڑتی ہے۔اس لئے قر آن یاک کالو گوں کے لئے سننابالکل ممکن نہیں رہتا۔اور وہ پریشان ہو جاتے ہیں کہ نہ کرو،ایسی ہات نہ کرو۔ پہلوبد لنے لگتے ہیں۔ تین کیفیات کا تذکرہ کر کے اللہ تعالی نے ہرایک

انسان کی آئکھیں کھول دیں۔ آج بھی جو بندہ جب اپنے آپ کو قر آن یاک سے دور کرے گاتووہ اصل میں اسی قوم کی طرف سے ہے، جس کا تذکرہ یہاں یہ کر دیا گیا۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کواللہ تعالی نے کتنی محبت سے کلام یاک دیا، کیا کچھ نہیں کیا۔لیکن ایسے لوگ خود کو اس سے کو دور کر دیتے ہیں۔ بات مکمل کرنے کے بعد اب خلاصہ دیکھتے ہیں کہ آپ اپنے لئے ہدایت لے سکیس کیا ہمارامعاملہ قرآن ياك كے ساتھ ايساتو نہيں ہے۔ وَإِذَا قَرَاْتَ الْقُرْ اَنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْأَخِرَةِ حِجَالِبًا هَّسَتُوْمًا ۔اس دور میں دیکھیں تو نبی یاک صلی الله علیہ وسلم کے دور میں واقعی پر دہ آ جا تا تھا۔ کئی واقعات سیرت میں آتے ہیں کہ لو گوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے کی کوشش کی، لیکن کچھ نہ کر سکے۔ مکی دور کے در میانے دور کاواقعہ ہے ، جب ابوجہل بڑھکیں مار تاہوا گیا۔اپنے دوستوں کو کہا کہ تم یہی رک کے دیکھو میں دیکھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتا ہوں۔ (نعوذ باللہ)جب کہ آپ صَلَّالِيَّةً عرم میں نمازیڑھ رہے تھے، کہتا دیکھنامیں ان کو نماز کی حالت میں کیا کرکے آتا ہوں۔لیکن جبوہ گیااور نبی یاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب پہنچا ، ایک دم پیچھے ہٹا، جیسے بندہ اینے آپ کو آگ سے بچانے کے لئے پیچھے ہٹماہے۔اور پیچھے پلٹااور ہانیتا، کا نیتا اپنے دوستوں کے پاس گیا۔واپس پہنجا تواس کے دوستوں نے اس کی شکل دیکھ کر کہا کہ یہ وہ چہرہ لے کر نہیں آیاجو یہ چہرہ لے کر گیاتھا؛ واپس آیالو گوں نے اس کو ہوش دلایا کیا ہوا؟ کہنے لگامیں نے آج وہ چیز دیکھی ہے،جو میں بیان نہیں کر سکتا۔اونٹ سے بڑا جانور ،اس کے بڑے بڑے دانت ،اس نے اس کا نقشہ کھینچا، اور کہنے لگاجو نہی محمر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہونے لگا ایک بہت بڑا جانور د کھائی دیا، جس نے مجھے پیچھے دھکے لگادیے۔ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں بتایا

اگروہ آگے بڑھنے کی کوشش کر تا تو فرشتہ اس کو تھینج لیتا۔ یہ پر دہ جو کل اللہ کے نبی کے لیے تھا کیا آج نہیں ہے؟ آج بھی ہے۔ جہاں سچا ایمان ہو گاوہاں مخالفت بھی عام ہو گی۔ مخالفت تو کھلے عام ہو تی ہے لیکن اللہ کی مد د اسباب کے پر دوں میں غیب کے پر دوں میں حجیب کر آتی ہے۔ اللہ کی ذات سچے مومن کی مد د کرتی ہے۔ ساری د نیا کا نبتی ہے اس کے نام سے۔ ساری د نیا اس کے خلاف باتیں کرے گی لیکن اگر ایمان سچا ہو گا تو اللہ تعالی بچائے گا۔

پیچیے ہم پڑھ چکے ہیں۔ ترجمہ؛ بے شک ہم آپ ﷺ کی کفایت کر دیں گے، ہنسی مذاق کرنے والوں سے جوبر امذاق کرتے ہیں۔ ہم ان سب سے آپ صلَّاللَّهُم کو بچالیں گے۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے یہ کیالے کر آ گئے؟ اللہ تعالی نے تو پیچھے ایسے لو گوں کی کیفیت بیان کر دی۔ یہ توبھاگ جاتے بير - جتنا قرآن سنتے ہيں جتني سجي بات سنتے ہيں وَمَا يَزِيْكُهُمُ إِلَّا نَفُوْمًا، بيه بار بار كالسمجهانا، قرآن كا پڑھناتوان کو بھاگنے پر مجبور کرتاہے۔ پہلے تو تبھی تبھی کچھ باتیں سن لیتے تھے۔اب تونام سن کر ہی بھاگ جائیں گے۔ کئی لوگ کہتے ہیں ہم اپنے دوستوں کو بلاتے ہیں شر وع شر وع میں تووہ سنتے ہیں ،اب توہمیں دیکھتے ہی اگنور کر جاتے ہیں۔ انہوں نے شایداب وہی بات کرنی ہے۔ توایسے تمام لو گوں کے لئے اللہ تعالی نے یہاں یہ بات بتادی۔ یہ صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی پر دہ نہیں تھا بعد والوں کے لئے بھی ہے۔ آج بھی آپ دیکھئے جو قر آن کو دل کھول کر نہیں سنتے، توان کے دلوں پر ا یک بر دہ آنے لگتا ہے۔ یہ بات کہنے سے بھی ڈر لگتا ہے کہ جب مجھی قرآن پڑھنے اور پڑھانے میں ، یااس قرآن کے بارے میں دل میں ہاکاسا بھی شائبہ آتا ہے، قرآن تووہی ہے الحمد اللہ، لیکن قرآن کی تعلیم اور پیغام میں ذراسی دراڑ آتی ہے تواللہ اس بندے کو دور کر دیتے ہیں۔شاید یہ بھی قر آن کی ا یک حفاظت ہے۔ آپ نے تبھی دیکھاہے ان پر شیشے کے برتنوں میں ہلکی سی دراڑ آ جائے تو پھروہ

پہلے کی طرح محفوظ نہیں ہوتے۔ آپ کہتے ہیں اس میں گرم یا شمنڈی کوئی چیز ڈالیں توبہ ٹوٹ جائے گی۔ہم اس کوخود ہی الگ کر دیتے ہیں دوسرے برتنوں سے۔بالکل یہی اصول اللہ تعالی کاہے، دل میں قرآن پاک کے لئے دراڑ آ جاتی ہے،اس بندے کو پتہ نہیں چلتا۔اندر دراڑ ہوتی ہے پھر اللہ اس کو دور کر دیتے ہیں۔ یہ قرآن کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔

إِنَّا نَعُنُ نَزَّلْنَا الذِّكْدَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ سوره بجر ميں ہم پڑھ جکے۔اللّٰد نے اپنے قر آن کی حفاظت جو مختلف طریقوں سے کرائی ہے، بہت بڑی بات ہے۔ جس کے دل میں ہاکاسانھی بال آ جائے قرآن کے لیے، اللّٰہ پھر اس کو دنیا کے کاموں میں لگا دیتے ہیں۔ کسی غم میں مبتلا کر کے ، کسی د کھ میں ڈال کے ،کسی نفساتی مسائل میں ڈال کے ،خواہ مخواہ کے وسوسوں میں ڈال کے ، کچھ نہ کچھ عضر بن جاتا ہے۔وہ اچھا بنے یابر ابنے،، آپ سوچیں اس کی وجہ کیا ہے۔اللہ کہتے ہیں ہم اپنی اس وحی کو محفوظ کرنا جاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر اسلام کی دعوت دینے والا، بالفرض اگر خدانخواستہ اُس کے دل میں میل آجائے، دل میں کھوٹ آجائے، تواس کتاب کے ساتھ خیانت ہو گی۔ تواللہ اپنی کتاب کوجو محفوظ رکھتے ہیں جیسے سر دیوں میں آپ اپنے بچوں کو سر دی سے بچاتے ہیں۔ کتنے پر دوں میں چھیا کر آپ اینے بچوں کو باہر لے جاتے ہیں اس کو ہوانہ لگے۔اللہ کی بیہ کتاب کوئی معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس کو لینے والے دل بڑے خالص دل ہوتے ہیں۔اس کو دینے والی زبان جب تک جھوٹ، فریب دھو کہ سے پاک نہیں ہوتی، یہ قرآن کے الفاظ اس زبان سے آتے ہی نہیں ہیں۔ اللہ کے نبی کووہ نہیں دیکھ سکے۔انژ کیا ہوا،ان کے اپنے دلوں پریر دہ آگیا۔ دل پریر دہ کیاہے کہ آکر بیٹھے بھی لیکن سمجه نهیں آئی۔ توجہ ہی نہیں تھی۔ اد ھر دیکھا کبھی اد ھر دیکھا کبھی سن لیا، تو فہم نہیں، ادراک نہیں۔

دل کے اوپر بوجھ آگیا۔ جب بندے کی توجہ نہیں ہوتی کسی چیز میں ، تووا قعی اس کووہ بات سمجھ نہیں آتی۔

اور دوسری کیفیت کیا ہے وَفِی اَدَاهِم وَقَدُوا۔ کانوں پہ بو جھ ہے۔ مثلاً، بور ہور ہے ہیں، تھک گئے،

بہت کمی بات ہوگئ، ہائے اتن کمی کلاس، ہائے دو گھنٹے کا درس، اس طرح کی کیفیت ہوتی ہے۔ وہ
قر آن جولو گوں کے دلوں میں پھوہار بن کے برس رہا ہو تاہے، لیکن جس کے دل پر پر دہ آجاتا ہے،
اس کے کانوں پر بو جھ پڑجاتا ہے۔ اس کا دل ہی نہیں چاہتا سننے کو۔ دس اور کام کر نالپند کرے گا۔
لیکن وہ قر آن نہیں سنے گا، وہ قر آن نہیں سمجھے گا، اس کی زندگی میں اتنی ہے کار چیزیں آجائیں گی۔
لیکن قر آن نہیں آئے گا۔ وَقُدُا جب میں یہ لفظ پڑھتی ہوں تو مجھے کانوں کا در دیاد آتا ہے۔ کبھی آپ
نے ساکہ بچوں کے کانوں میں در دہے۔ پھر کان بہنے لگا۔ کبھی آپ کے اپنے کان میں بھی در دہوسکتا
ہے کسی وجہ سے بھی۔ آپ دیکھیں آپ کو اپناکان بو جھ لگتا ہے۔ بندے کو اپنے آپ سے وحشت ہوتی
ہے۔ آواز آر بی ہوتی ہے لیکن عجیب قسم کی اُلمجھن ہوتی ہے۔ بالکل انسان بو جھل ہو تا ہے۔ یہ ہے
وہ چیز جو انسان کو قر آن سننے سے دور کرتی ہے کہ ان کو اچھا نہیں لگتا۔

آپ نے دیکھاہو گالوگ قر آن کی محفل میں آتے ہیں ان کادل خوش ہو تاہے۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ باشعور لوگوں کو قر آن پڑھایا جار ہاہو، سمجھایا جار ہاہو، اور وہ باتیں کر رہے ہوں، شور کر رہے ہوں۔ کبھی آپ دیکھتے ہیں کہ ایک بندہ اتنے غورسے سن رہاہو تاہے اور آپ سوچتے ہیں کہ یہ کل بھی آئے گا، اور اس دن وہ جاتے ہوئے گواہی بھی دے کر جاتا ہے، کہ وہ ضرور آئے گا، مجھے بڑا اچھا لگا، مجھے سمجھ آئی، میں آؤں گا۔ لیکن نہیں آتا۔ اب آپ کہیں گے کہ مجبوری ہوسکتی ہے کہ وہ نہیں لگا، مجھے سمجھ آئی، میں آؤں گا۔ لیکن نہیں آتا۔ اب آپ کہیں گے کہ مجبوری ہوسکتی ہے کہ وہ نہیں

آیا، تو مجبوری سب کے ساتھ ہوسکتی ہے۔ آپ اپنے آپ کو چیک کریں۔میرے لیے آنا کیوں مشکل ہور ہاہے۔ میر ادل کیوں نہیں لگ رہا۔ میں کیوں سوچ رہی ہوں،اد ھر چلی جاؤں اُد ھر چلی جاؤں۔کام کرلوں, کھانے بنالوں, گھر کی صفائی کرلوں۔اصل میں بات بہہے کہ جب تک آپ اپنے دل کابر تن نہیں کھلتا یقین کریں ہے قر آن اندر نہیں جاتا۔ یہ کانوں سے نیچے ہی نہیں جاتا۔ و قربن جاتا ہے یہ قرآن، پھر کوشش کرلے وہ چاہے جتنی، وہ کہتے ہیں نہ اگل سکتا ہے نہ نگل سکتا ہے۔ وَإِذَا ذَكَرُتَ رَبُّكَ فِي الْقُرُ انِ وَحُدَةُ وَلَّوا عَلَي آدُبَا رِهِمْ نُقُوْرًا اورجب تم قرآن میں اینے ایک ہی ربّ کا (تنہااینے رب ہی کا)ذکر کرتے ہو تووہ نفرت سے منہ موڑ لیتے ہیں . یہی وجہ ہے بہت سارے لو گوں کی قرآن نہ سننے کی،ان کوایک اللہ کاذ کر اچھانہیں لگتا۔اللہ کے ساتھ دوسروں کی حکایتیں، روائتیں، باتیں، اور مسائل سنائیں جائیں تو پھر یہ خوش ہوتے ہیں۔ یہ کرنی والے، وہ کرنی والے، یہ سب توان کو بہت اچھالگتاہے،لیکن جن کو ایک اللہ کی طرف بلایا جائے،وہ ان کو مشکل لگتاہے پھر تو وہ بھاگ ہی جاتے ہیں، نُقُوٰیًا۔ نفرت کرتے ہوئے۔

ان کواچھانہیں لگتا کہ یہ کون ساقر آن ہے کہ جو ہمیں ہمارے بزر گوں سے دور کرتا ہے۔ پھر آپ نے لوگوں کی سنی ہو نگی، ہماری ان کے آگے، ان کی رب کے آگے۔ یہ کرنی والے یہ ہمارے آگے، ہم ان کا پلو پکڑنے والے۔ اسطرح کی باتیں کر کے دیکھیں، لوگ سر ڈھنیں گے، آپ قوالیوں کی محفل رکھیں جس میں اللہ کی محبت کی باتیں کرتے ہوئے بعض دفعہ ھال پڑجاتے ہیں۔ آپ بھی میلاد کی محفل میں دیکھا کریں۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہوئے مجمعے ہوتے ہیں، لیکن جہاں سیجی تعلیم سیجی دعوت آئے گی اور عموماً لوگوں کا حال یہ ہوتا ہے بر داشت نہیں کرسکتے۔ اللہ کے ساتھ

دوسروں کی بات کرتے ہیں۔ ہم بڑی رعونت سے بات کرتے ہیں کہ مکہ والوں کے 360 بت تھے ۔ ایک لات تھی، ایک منات تھی، ایک عزیٰ تھی۔ لیکن کبھی آپ غور کریں لات، منات اور عزی اللہ کی مؤنث بنائی ہوئی تھی۔ عربی میں ایک لفظ ہے تسغیر، چھوٹا بنادینا۔ یعنی نعوذ باللہ، اللہ کی تسغیر کر دی لات، اللہ سبحانہ کانام ہے المنان، سب سے زیادہ احسان کرنے والا۔ اس نام کی تسغیر میں دیوی بنادی منات، عزیٰ اللہ تعالی کانام العزیز کو چھوٹا کرکے بنادیا، اللہ والے نام اپنے بتوں میں رکھتے تھے۔ بنادی منات، عزیٰ اللہ تعالی استے ہے قر آن، یہ تو ہمارا عقیدہ بل دے گا۔ جب دل صاف نہیں عقیدہ ٹھیک نہیں، اللہ تعالی عقیدہ بیں ٹھیک ہے جاؤ۔

ابہو تاکیاتھانی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی انسان سے اور غیب نہیں جانے سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں تھا کہ ان کی مجلس میں کون کس دل سے آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی غور نہیں کیا تھا۔ جس کے دل میں سیچ دین کی تڑپ ہوتی ہے وہ تو یہ چاہتا ہے کہ کوئی آجائے ، کوئی سن لے ، کوئی بن کے بعد میں پچھ بھی کہہ لے ، کوئی سن لے ، کوئی بن کے بعد میں پچھ بھی کہہ لے ، گوئی سن لے ، کوئی بن لے حل میں ہے جت تمام ہوجائے۔ کوئی سن کے بعد میں پچھ بھی کہہ لے ، گوئی آن کے سن لے ۔ کل قیامت کے دن یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جت تمام کر دی تھی۔ اسی طرح جب بہت سارے آتے تھے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے تو سید ھی بات کرتے تھے، اب اللہ تعالی آئی چپکے چپکے سے کی ہوئی با تیں بتار ہا ہے تھئی آغلہ ہما سید ھی بات کرتے تھے، اب اللہ تعالی آئی چپکے چپکے سے کی ہوئی با تیں بتار ہا ہے تھئی آغلہ ہم جانتے ہیں یہ س طرح سے سننے آتے ہیں۔ یا در کھیں ہر بندہ ہدایت کے لئے سننے نہیں آتا ۔ ایک بندہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ اس کو ہدایت نہ دے۔ اللہ کا نہیں آتا ۔ ایک بندہ جو ہدایت کے لئے آئے گا مہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ اس کو ہدایت نہ دے۔ اللہ کا

وعدہ ہے۔ جو جس نیت سے قر آن سننے آئے گا، اس کو اسی سے ملے گا۔ یہ نہ سوچیں کہ ایک استاد اگر
کسی کو پڑھانے آگیا ہے توسب کو ہدایت مل جائے گی۔ لینے والے اور دینے والے، دونوں کی نیت
جب یہ نہیں ہوتی کہ میں نے ہدایت لین ہے، بعض او قات پورے پورے قر آن مکمل کر دیتے ہیں
، لیکن عزائم کچھ اور ہوتے ہیں۔ اب تو کچھ اور تو قع کر رہے ہوتے ہیں آپ کی نظریں تو کچھ اور دیکھ
رہی ہوتی ہیں۔

الله تعالی اینے نبی کو بتارہے ہیں ہم آپکو بتاتے ہیں یہ کیوں آتے ہیں۔ یہ کیوں کان لگاکے سنتے ہیں اِذَ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْهُمْ نَجُوتِي يَهِي وجبه ب ان كے غورسے سننے كى۔ به وجه ب ان كے غورسے سننے کی بعد میں جا کہ بیہ انجوٰی اکریں۔اور نجوٰی پر سورۃ نساء میں ہم نے بات کی۔اجتماعی معاملات پر کھسر بھسر کرنا۔وہ معاملات جوایک گروہ کے اندر بیٹھ کے ہونے تھے،میٹنگ میں ہونے تھے، کوئی بھی بات جو جار چھ لو گوں میں ہونی تھی، بعد میں اس بات کو دولو گوں میں ڈسکس کرنا، تنقید کے رنگ میں۔ کہاغور سے اس لیے سنتے ہیں تا کہ بعد میں جا کرنجوٰی کریں۔ نَجُوٰتی کے لفظ کوہائی لائٹ کر لیں۔ اِذْ یَقُولُ الظّٰلِمُونَ اللّٰہ نے کہہ دیا کہ یہ ظالم ہے۔ کتنے ظالم ہیں، لینے کیا آئے تھے لے کر کیاجا رہے ہیں۔ ہدایت لیتے توان کوخو دہدایت مل جاتی۔ لیکن یہ اللّٰد کے نبی صلی اللّٰد علیہ وسلم کی برائیاں چُننے کے لئے آئے تھے، کیا کہتے تھے۔ اِن تَتَّبِعُونَ اِلَّا یَجُلًا مَّسُحُونًا جِس کے پیچھے تم لوگ جارہے ہو'یہ توایک سحر زدہ آدمی ہے۔اتناپر و پیگنڈہ کہ جس کے پاس تم جارہے ہووہ توخو د سحر میں مبتلاہے ، یعنی رسول کو مسحور کہنے لگے نعوذ باللہ۔ دیکھیں اللہ کے نبی پر جادو بالکل ہو سکتا ہے۔ دلیل بھی ہمیں ملتی ہے قرآن پاک میں، سنت سے بھی یہ بات ثابت ہے۔لیکن یہاں جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر

جادو کی بات ہے۔ یہ کون ساجادوہے؟ یہ تھا آپ کے الفاظ کا جادو۔ سچ کا جادو، دیکھیں سچ کا جادو سر چڑھ کے بولتاہے۔ سیج میں بڑا جادوہو تاہے۔ ہے کڑوا، لیکن کڑواہونے کے باوجود کھانے کو دل کر تا ہے۔ جیسے بندے کو چسکا پڑ جا تاہے، چین ہی نہیں ملتا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتوں کو جادو کہتے تھے۔ مسحورہ کا مطلب یہاں یہ ہے کہ آپ پر جادو نہیں ہے بلکہ ان کے الفاظ لو گوں پر جادو کر دیں گے۔ ایک لفظ ہو تاہے 'ساحر 'جو جادو کر تاہے اور مسحور جس پر جادو کیا جائے۔اسکی ایک صورت پیر بناتے تھے کہ اللہ کے نبی کی باتوں میں جادو ہے دوسری بات وہ یہ بناتے تھے کہ نعوذ باللہ آپ پر جادوہو گیاہے،اس کئے آپ ہمارے بزر گوں کوبرا کہتے ہیں۔ اپنی زبان میں کہتے تھے کہ ہمارے بتوں کی ماریڑ گئی ہے نعوذ باللہ۔ کوئی دیوی ناراض ہو گئی ہے،اس نے ان کے اوپر جادو کر دیاہے۔ان کے دل مان ہی نہیں سکتے تھے کہ جن کو ہم نے خداکا شریک بنایا ہواہے اس کو ہم اب عام انسان کے درجے پر لارہے ہیں اُنْظُرُ کَیْفَ ضَرَبُو اللَّهِ الْآمَهٔ اَلَ وَ يَكُصِين نبي بيهال يركيسي باتيس كرتے ہيں، ايبالگتاہے نبي پر واہي نہيں كررہے ان باتوں كي۔ نه ان کو اس بات کا ہوش ہے نہ اس بات پر توجہ دیتے ہیں لیکن اللہ کہہ رہی ہیں دیکھیں آپ کو بیتہ ہے ہے کیسی با تیں کررہے ہیں یہ آپ کے بارے میں فَضَلُّوا فَلا یَسْتَطِیْعُونَ سَبِیْلًا بیشک آپ ان کو پچھ نہ كہيں مگر ہم ان كواس كابدلہ ديں گے۔اوروہ كيا فَضَلُّوا كُمر اہ ہو گئے، بھٹك گئے۔ ايسى كستاخياں کرنے والے۔ دل سے نبی کی عزت نہ کرنے والے استاد کی ، نبی کی حیثیت کونہ ماننے والے ، وہ بھٹک گئے_

بھٹکنا کئی طرح سے ہو سکتا ہے۔ مجھی ذہنی طور پر بندہ بھٹکتا ہے۔جب ذہن میں الٹے خیالات آتے ہیں۔غلط سو ہے آگئی اور انجام کیا ہے۔ فلا ۔ یَسْتَطِیعُونَ سَبیلًا اب وہ مجھی راستہ نہیں یائیں گے۔ اور اس کے سارے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ آپ تبھی تصور کریں کہ ایک بندہ کسی جگہ برہے اور حیاروں طرف سے اس کے دروازے ہیں۔ جس دروازے کے پاس جاتا ہے وہ اس کو بند ملتا ہے ۔ سب دروازے بند ہیں۔ یہی معاملہ ہو تاہے ایک بندے کے دل میں تڑی آتی ہے، ضروری نہیں ہے اس کو فوراً ہدایت مل جائے۔ مجھی دروازہ سامنے ہو تاہے اور کھل نہیں یا تا۔اللّٰہ بندے کی تڑپ دیکھتاہے۔اکثراو قات لوگ کہتے ہیں، ہم گئے تھے لیکن دروازہ بند تھااور کہتے ہیں بس چھوڑواللّٰہ کا ارادہ ہی نہیں وہ ہمیں ہدایت دے۔ تو تین چیز وں کی بات ہو ئی ہے۔ نمبر 1: انہوں نے اللہ کی توحید کا انکار کیا، ان کو اللہ سے اور کلمہ توحید سے چڑتھی۔ دوسری اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑا یااور ان کی توہین کی۔ تيسر اان كاجوسب سے بڑا ظلم نظر آر ہاہے وہ بیر كہ جو دعوت آپ دے رہے تھے، یعنی " قرآن و سُنت "اس کاعلمی جواب دینے کی بجائے الزام تھوینے لگے۔ تنیوں چیزیں آگئیں۔اللہ کاانکار،رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ شک اور قر آن مجید یعنی دعوت یہ شک۔ آج کے دور میں جولوگ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر باتیں بنار ہے ہیں آپ صَلَّالِثَائِمٌ کے خلاف باتیں کررہے ہیں،وہ بھی یہی کہتے ہیں۔ کوئی بات سمجھ نہیں آتی کہ کوئی ایسی بات بناکران پر الزام لگائیں اور بیرا پنے امتیوں کے سامنے مشکوک بن جائے۔اور جاکر ہم لو گوں میں کہیں دیکھو، دیکھوالڈ تَتَّبِعُوْنَ إِلَّا يَجُلًا مَّسُحُوْمًا،لو گوتم ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو کیا گیاہے۔لکھوتم نعوذباللہ ایسے رنگین مزاج شخص کی پیروی کررہے ہوجس کی کئی بیویاں ہیں۔ نعوذباللہ اللہ کے نبی کی زندگی کو آپ تصور کرسکتے ہیں قر آن مجید کو پڑھ کر۔اب ان باتوں کے بعد میں کیا نتائج ہوتے ہیں کہ بندے کے اندر آخرت کاعقیدہ دھندلانے لگتاہے۔ یادر کھیں یہ تین چیزیں جہاں نہیں ہوگی۔ایک اللہ کی توحید، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت آپ کامقام پہچانا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت آپ کامقام پہچانا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو صحیح نہ سمجھنا۔ اس کالازمی نتیجہ ہوگا کہ مرنے کے بعد جی اٹھنے کے عقیدے پر اس کالاین نہیں ہوگا۔

وَقَالُوْۤا عَلِمَا عَظَامًا وَهُوْا مَنَا عِطَامًا وَهُوَا اللهِ عَلَى اور خاک ہو کررہ جائیں۔ کے بعد ہماری ہڈیاں گل جائیں گی مٹی کے ساتھ مل جائیں گے۔ پچھ بھی باقی نہیں بچے گا۔ پھر کیاہو گا۔ جب ہمارا جہم گل سڑ چکاہو گا۔ عَلَاثُو گا۔ عَلَیْ مُٹی عُوْثُوْنَ عَلَقًا جَدِیْدًا او کیاہم نے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے ؟" کیا ہم ہیں لگتا ہے ہم دوبارہ سے زندہ ہوں گے؟ ہمارے باپ داداکو مرے ہوئے اتناع صہ گزرگیا، ان کی توہڈیاں بھی گل گئیں ہوں گی۔ آج تک تو ہمیں کوئی دیکھاہی نہیں۔ بیشک ڈالنے والا انداز ہے۔ آج کے دور میں اس کی صور نیں کیاہیں کہ دنیا کو اتناخو بصورت کر دو کہ لوگ سوج بھی نہ سکیں کہ مرنا بھی ہے۔ اور آگے بھی جانا ہے۔ شک کیاانہوں نے کہ توکیاہم نے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے ؟" کہتے تھے ہم تو مٹی بن گئے، پھر دوبارہ سے زندہ کئے جائیں گے۔ اب آپ کہیں گیاں ان کو کیسے دلیل دیں۔ اللہ تعالی نے دلیل دین سیسادی۔ قُلُ کُونُوُّ احِجَامُ قُلُوْ حَدِیْدًا آئی بھر یاں وقت پھر بھی اتنی سخت چیز ہوتی تھی۔ مکہ میں بھی یالوہا بھی ہو جائو، (کہا ہے شک تم ہو جاؤ پھر ، اس وقت پھر بھی اتنی سخت چیز ہوتی تھی۔ مکہ میں بھی

لیکن یہاں مثال دی جارہی ہے ، چیلنج کیا جارہا ھے ، تنہیں جو انکار ہے کہ مرنے کے بعد اللہ تنہیں ^ا نہیں اٹھائے گا، یاکیسے اٹھائے گا۔تم چاہے جو بنو، پتھر بنو،لو ہابنو، یاایسی چیز بن جاؤجس کااز سر نوپیدا كرنامشكل ہے۔ اَوْ خَلْقًا يِّمَّا يَكُبُرُ فِي صُدُوبِ كُمْ اس سے بھى زيادہ سخت كوئى چيز جو تمهارے ذہن میں۔تم اپنے آپ کو بہت بڑا بنالو، تمہارے ہاتھ آسانوں تک پھیل جائیں، تمہاری گر دن سورج سے بڑی ہو۔ تمھارے یاؤں پہاڑوں سے بھی بڑے ہوں بنالو، اللہ پھر بھی تم کولے کر آئے گا۔ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُعِيْدُنَا ان كى وہى بات پھران كے وہى بات دھان كے تين يات ـ الله كيسے كرے گا۔ تم بڑی سے بڑی چیز بن جاؤ،اللہ شہبیں پھر بھی لے آئے گا۔وہ ڈرتا تھوڑی ہے۔ یہاں دیکھے ہڈیاں اور پتھر کی بات ہوئی۔ آج کے دور میں ایک نئی اور عجیب چیز آئی ہے کہ مرنے والے کی ہڈیاں جلا کر اس سے ہیر ابناتے ہیں۔ آج کے دور میں پورپ ممالک میں مر دوں کو د فنانا بہت مہنگاہو گیاہے اور لو گوں نے اس کا آسان ترین حل یہ نکالاہے کہ ڈیڈباڈی کے لیے بوری زمین لینی پڑتی ہے، زمین ، کھد ائی لمباچوڑ اخرچہ پڑتا ہے۔ اب ایسا کرتے ہیں کہ مردے کو جلادیتے ہیں۔ جب ایک انسان جلتا ہے تواس کے جسم کی را کھا یک جھوٹے سے پیالے میں آ جاتی ہے۔ یہ مر دوں کی ہڈیاں اکٹھی کر کے اس را کھ سے مختلف مر احل سے گزار کر اس کا ہیر ہ بناتے ہیں کیونکہ ہمارے جسم کی ہڈیاں کاربور نیٹ سے بنی ہوتی ہیں اور ہیر انجمی کار بونیٹ سے بنتا ہے۔اور پھر وہ پہنتے ہیں اپنی انگو ٹھیوں میں ڈال کے۔ بہت اعزاز کی بات سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے مر دوں کی را کھ ہے۔اسکاڈائمنڈ فخر سے پہنتے ہیں۔(اللہ ا کبر)۔ پچھ لوگ را کھ کو خلاء میں بھیج دیتے ہیں۔ پچھ لوگ را کھ کے بین بنا کے بیچتے ہیں کہ یہ ہمارے یباروں کی را کھیے۔

ا یک مسلمان کا بمان ہے کہ جو د نیاسے چلا گیااُس کا معاملہ ختم ہو گیالیکن آج بھی اپنے کسی پیارے کی قبر کے پاس جائیں تو دل کو کچھ ہو تاہے۔ لیکن جب دل سخت ہو جاتے ہیں تو پھریہی کچھ کیا جاتا ہے۔ایک اور چیز کہ آپ نے بون جائنہ کانام سناہو گا،اُس کے برتن بنتے ہیں۔ پتھر کے برتن ہوتے ہیں وہ بھی مر دول کی ہڈیوں سے بنتے ہیں۔اسکے بارے میں ہم سورۃ یاسین میں بھی پڑھیں گے۔"کون زندہ کرے گاہڈیوں کو جبکہ گل سر گئیں"۔ قُلِ الَّذِی فَطَرَ کُمْ اَوَّلَ مَرَّةٌ فِي وہی زندہ کرے گا ، جس نے پہلی د فعہ کیا۔اللہ کی قدرت یہ قیاس کرتے ہیں۔ایسے لو گوں کازیادہ کام ہی قیاس یہ جاتا ہے۔ تو کہا کہ ایسے لو گوں کو بتا دو فَسَیْنُغِضُونَ اِلیّا ﷺ مُعْوْسَهُمْ ضرور آپ کو دیکھیں گے اور سروں کو ہلائیں گے۔ پھراُن کو پتا چلے گا کہ جس کو ہم نہیں مانتے تھے وہ کتنی بڑی سچائی تھی، اُسکو ہم نے حچوڑا۔ آخر ميں يوجيعة بيں وَيَقُوْلُوْنَ مَتَى هُوَّ، اچھا پھر بتادويہ سب ہو گاکب؟ کہا ہو گاتو قريب ہي، قُلُ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَدِيبًا ﴿ ﴾ أميد ب كه وه قريب ہى ہو۔ سورة معارج ميں بھى آتا ہے كه تم تواسے دور دیکھتے ہولیکن ہم اس کو بہت قریب دیکھتے ہیں۔ ہو گا کیا، اب اسکانقشہ کھینچا جارہا ہے۔ يَوْمَ يَنُ عُوْ كُمْ ، جَس روزوه تهميس يكارے كافَتَسْتَجِيْبُون بِعَمْدِهٖ وَتَظُنُّونَ إِنَ لَبِثَتُمُ الْآقَلِيَلَّا ﴿ ۵۲﴾ توتم اس کی تعریف کے ساتھ جواب دوگے اور خیال کروگے کہ تم (دنیامیں) بہت کم (مدت)رہے۔

اشارہ ہے میدانِ محشر کی طرف سارے تعریف کرتے ہوئے اُٹھے گے۔اس پہ سعید بن جُبیر کہتے ہیں کہ کفار بھی قبروں سے نکلتے وقت ''سُبحانگ وَبِحَملِ کَ'' کہتے اُٹھیں گے۔اور مومنوں کا حال سے ہوگا کہ جب قبروں سے نکالے جائیں گے تو کہیں گے ''ہائے افسوس ہم یر، کس نے ہمیں ہماری قبروں

سے اُٹھادیا ""ہائے افسوس مجھ پر جو میں اللہ کے حق میں کمی کرتا تھا"سورۃ زُمرکی آیات ہیں۔اُس دن ہر بندے کی حالت فرق ہوگی لیکن ہر بندہ اللہ کی تعریف کر رہاہو گا۔اور بہت ساری باتیں ہیں جو ہمیں اس میں ملیں گی۔

اللہ ہمارے دلوں کا شک، کھوٹ دور کر دے۔ آمین۔ہمارے دلوں میں کوئی ایسی بات نہ آجائے جو ہمارے دلوں میں آڑبن جائے۔ انہوں نے اللہ کے نبی گی بات نہیں مانی تو اپناہی نقصان کیا۔